مَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

اللہ کے رسول ﷺ جو کچھ تم کو دیں، اسکو لے لو، اور جس ﷺ سے منع فرمائیں اس ﷺ سے باز آجاؤ

سُنن نسائی شریف مترجم

جلد اوّل

تالیف: امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب النسائی

مترجم: مولانا خورشید حسن قاسمی

نظرِ ثانی: حافظ محبوب احمد خان
مولانا حکیم محمد عبدالرحمٰن جامی (ایم اے علوم اسلامیہ)

ناشر

مکتبۃ العلم

۱۸- اردو بازار ٥ لاہور ٥ پاکستان

Ph:7231788-7211788

نام کتاب: ـــــــ سُنن نسائی شریف مترجم

تالیف: ـــــــ امام ابُوعبدُالرحمٰن احمد بن شعیب النسائی

مترجم: ـــــــ مولانا خورشید حسن قاسمی

نظرِثانی: ـــــــ [حافظ محبوب احمد خان
[مولانا حکیم محمد عبدالرحمٰن جامی (ایم اے علوم اسلامیہ)

طابع: ـــــــ خالد مقبول

مطبع: ـــــــ لعل سٹار پرنٹرز

ملنے کے پتے

❖ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ ☎ 7224228

❖ مکتبہ علوم اسلامیہ اقرأ سنٹر غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور ☎ 7221395

❖ مکتبہ جویریہ ۱۸ - اردو بازار ○ لاہور ○ پاکستان ☎ 7211788

استدعا

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کتابت، طباعت، تصحیح اور جلد سازی میں پوری پوری احتیاط کی گئی ہے۔

بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی نظر آئے یا صفحات درست نہ ہوں تو ازراہ کرم مطلع فرمادیں۔ ان شاء اللہ ازالہ کیا جائے گا۔ نشاندہی کے لئے ہم بے حد شکر گزار ہوں گے۔

(ادارہ)

عَنْ اَبِیْ اِدْرِیْسَ الْخَوْلَانِیِّ عَنِ ابْنِ الدَّیْلَمِیِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ سُلَیْمَانَ ابْنَ دَاوٗدَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَنٰی بَیْتَ الْمَقْدِسِ سَاَلَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ خِلَالًا ثَلٰثَةً سَاَلَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ حُکْمًا یُصَادِفُ حُکْمَهٗ فَاُوْتِیَهٗ وَسَاَلَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ مُلْکًا لَا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ فَاُوْتِیَهٗ وَسَاَلَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ حِیْنَ فَرَغَ مِنْ بِنَآءِ الْمَسْجِدِ اَنْ لَّا یَاْتِیَهٗ اَحَدٌ لَّا یَنْهَزُهٗ اِلَّا الصَّلٰوةُ فِیْهِ اَنْ یُّخْرِجَهٗ مِنْ خَطِیْئَتِهٖ کَیَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ۔

المقدس کو جس وقت تعمیر فرمایا (اس لئے کہ بیت المقدس کی تعمیر اور بیت اللہ شریف کی تعمیر کی حضرت آدم علیہ السلام بنیاد ڈال چکے تھے) تو اللہ عز وجل سے تین باتوں کے واسطے دعا مانگی۔ ایک تو یہ کہ اللہ عز وجل ان کو اپنی جیسی حکومت عطا فرما دے کہ ہوا اور پانی اور جانوران کے ماتحت ہوں اللہ نے ایسی ہی حکومت عطا فرمائی تیسری یہ کہ جس وقت مسجد تعمیر کرنے سے فراغت حاصل ہوگئی تو اللہ عز وجل سے دعا مانگی اے خدا! جو شخص اس مسجد میں نماز ہی کے واسطے آئے تو اس کو گناہوں سے اس طرح سے پاک فرما دے جیسا کہ وہ اپنی ولادت کے وقت پاک صاف تھا۔

بَابُ ۴۰۳ فَضْلِ مَسْجِدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّلٰوةِ فِیْهِ

باب: مسجد نبوی ﷺ کی فضیلت اور اس میں نماز ادا کرنے کی فضیلت

۶۹۷: اَخْبَرَنَا کَثِیْرُ بْنُ عُبَیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَیْدِیِّ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَاَبِیْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَغَرِّ مَوْلَی الْجُهَنِیِّیْنَ وَ کَانَ مِنْ اَصْحَابِ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّهُمَا سَمِعَا اَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ صَلٰوةٌ فِیْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِیْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اٰخِرُ الْاَنْبِیَآءِ وَمَسْجِدُهٗ اٰخِرُ الْمَسَاجِدِ۔

قَالَ اَبُوْسَلَمَةَ وَ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ لَمْ نَشُکَّ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ کَانَ یَقُوْلُ عَنْ حَدِیْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَمُنِعْنَا اَنْ نَّسْتَثْبِتَ اَبَا هُرَیْرَةَ فِیْ ذٰلِکَ الْحَدِیْثِ حَتّٰی اِذَا تُوُفِّیَ اَبُوْهُرَیْرَةَ ذَکَرْنَا ذٰلِکَ وَ تَلَاوَمْنَا اَنْ لَّا نَکُوْنَ کَلَّمْنَا اَبَا هُرَیْرَةَ فِیْ ذٰلِکَ حَتّٰی یُسْنِدَهٗ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنْ کَانَ سَمِعَهٗ

۶۹۷: حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور حضرت عبداللہ بن اغر سے روایت ہے اور وہ دونوں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھیوں میں سے تھے ان دونوں نے حضرت ابوہریرہؓ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ رسول کریم ﷺ کی مسجد میں ایک نماز ادا کرنا ایک ہزار نمازیں پڑھنے سے افضل ہے لیکن مسجد حرام سے' اس لئے کہ رسول کریمؐ تمام پیغمبروںؑ کے بعد ہیں اور آپ ﷺ کی مسجد تمام مسجدوں کے بعد ہے (پس جس طریقہ سے آپ ﷺ تمام پیغمبروں سے افضل ہیں اسی طرح سے آپ ﷺ کی مسجد بھی اگلے اگلے تمام پیغمبروں کی مساجد سے افضل ہے)

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور حضرت ابوعبداللہ اغر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اور یہ دونوں حضرات حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے احباب میں سے تھے ان دونوں حضرات نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں نماز ادا کرنا مسجد حرام سے ایک ہزار نمازیں پڑھنے سے زیادہ بہتر ہے اس لئے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمام پیغمبروں علیہم السلام

مِنْهُ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ جَالَسْنَا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ اِبْرَاهِيْمَ بْنَ قَارِظٍ فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ الْحَدِيْثَ وَالَّذِىْ فَرَّطْنَا فِيْهِ مِنْ نَّصِّ اَبِىْ هُرَيْرَةَ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَشْهَدُ اَنِّىْ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاِنِّىْ اٰخِرُ الْاَنْبِيَآءِ وَاِنَّهٗ اٰخِرُ الْمَسَاجِدِ۔

کے بعد ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد تمام مساجد کے بعد ہے۔

سب سے افضل نبی ﷺ:

واضح رہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ تمام پیغمبروں سے افضل ہیں اسی طریقہ سے آپ ﷺ کی مسجد بھی تمام پیغمبروں کی مسجد سے زیادہ فضیلت والی ہے۔ حضرت ابوسلمہؓ اور حضرت ابوعبداللہؓ نے فرمایا کہ ہمیں اس بات میں کسی قسم کا شک وشبہ نہیں تھا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہمیشہ رسول کریم ﷺ کی حدیث بیان فرمایا کرتے تھے اسی وجہ سے ہم لوگوں نے ان سے اس حدیث کو دریافت نہیں کیا۔ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا یا تم لوگوں کا قول ہے جس وقت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی وفات ہوگئی تو ہم نے اس کا تذکرہ کیا اور ایک دوسرے کو ملامت اس بات پر کی' تم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کس وجہ سے دریافت نہیں کیا تاکہ وہ اس حدیث کی نسبت رسول کریم ﷺ کی طرف فرما دیتے' اگر انہوں نے آپؐ سے اس حدیث شریف کو سن لیا ہوتا تو ہم اس شک میں رہتے۔ عبداللہ بن ابراہیم قارظہ کے پاس بیٹھ گئے اور ان سے اس حدیث کو بیان فرمایا اور اپنے قصور کا تذکرہ کیا جو کہ حضرت ابو ہریرہؓ سے نہ دریافت کرنے پر ہوا۔ حضرت عبداللہ بن ابراہیم نے فرمایا کہ میں اس کی شہادت دیتا ہوں میں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا (اسی مذکورہ بالا حدیث شریف کو) کیونکہ میں تمام پیغمبر کے آخر میں ہوں اور میری مسجد بھی تمام مساجد کے آخر میں ہے۔

۶۹۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ بَيْتِىْ وَمِنْبَرِىْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ۔

۶۹۸: حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے مکان اور میرے منبر کے درمیان جنت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری ہے۔

۶۹۹: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اِنَّ قَوَآئِمَ مِنْبَرِىْ هٰذَا رَوَاتِبُ فِى الْجَنَّةِ

۶۹۹: حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے منبر کے پاؤں بہشت میں گڑے ہوئے ہیں۔

خلاصۃ الباب ☆ مذکورہ بالا حدیث ۶۹۸ میں ارشادِ نبوی ﷺ میں 'میرے مکان' کے الفاظ منقول ہیں اور بعض روایات میں 'حجرہ' اور بعض میں 'مابین قبری' یعنی 'میری قبر کے درمیان' کے الفاظ ہیں۔ تمام احادیث کا ایک ہی مفہوم ہے کیونکہ آپؐ کا مکان حضرت عائشہؓ کا حجرہ تھا۔ آپؐ زیادہ تر اسی جگہ قیام فرماتے اور آپؐ وہیں پر مدفون رہے اور حضرت رسول

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ. [٣ / آل عمران / الآية ١٦٤]

صَحِيحُ مُسْلِم

للإمام أبي الحسين مسلم بن الحجاج القشيري النيسابوري

٢٠٦ - ٢٦١ هـ

(وهو ثاني كتابين، هما أصح الكتب المصنفة)

«لو أن أهل الحديث يكتبون، مائتي سنة، الحديث، فمدارهم على هذا المسند»
«صنفت هذا المسند الصحيح من ثلاثمائة ألف حديث مسموعة»
«مسلم بن الحجاج»

الجزء الثاني

وقف على طبعه، وتحقيق نصوصه، وتصحيحه وترقيمه، وعدّ كتبه وأبوابه وأحاديثه، وعلّق عليه ملخص شرح الإمام النووي، مع زيادات عن أئمة اللغة

(خادم الكتاب والسنة)

محمد فؤاد عبد الباقي

توزيع
دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

دار إحياء الكتب العربية
عيسى البابي الحلبي وشركاه

(٩٤) باب فضل الصلاة بمسجدي مكة والمدينة

٥٠٥ - (١٣٩٤) حدثني عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ (وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو) قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ. قَالَ «صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَـٰذَا، أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ، إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ[1]».

***

٥٠٦ - (...) حدثني مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ (قَالَ عَبْدٌ: أَخْبَرَنَا. وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ). أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ «صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَـٰذَا، خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِي غَيْرِهِ مِنَ الْمَسَاجِدِ، إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ».

***

٥٠٧ - (...) حدثني إِسْحَـٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ. حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِمْصِيُّ. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ. حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَـٰنِ، وَأَبِي عَبْدِ اللهِ الْأَغَرِّ مَوْلَى الْجُهَنِيِّينَ (وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي هُرَيْرَةَ) أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ، إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ. فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ. وَإِنَّ مَسْجِدَهُ آخِرُ الْمَسَاجِدِ.

---

(١) (إلا المسجد الحرام) اختلف العلماء في المراد بهذا الاستثناء على حسب اختلافهم في مكة والمدينة أيهما أفضل. ومذهب الشافعيّ وجماهير العلماء أن مكة أفضل من المدينة، وأن مسجد مكة أفضل من مسجد المدينة. وعكسه مالك وطائفة. فعند الشافعيّ والجمهور معناه إلا المسجد الحرام، فإن الصلاة فيه أفضل من الصلاة في مسجدي. وعند مالك وموافقيه: إلا المسجد الحرام فإن الصلاة في مسجدي تفضله بدون الألف. قال القاضي عياض: أجمعوا على أن موضع قبره ﷺ أفضل بقاع الأرض. وإن مكة والمدينة أفضل بقاع الأرض. واختلفوا في أفضلهما، ما عدا موضع قبره ﷺ. فقال عمر وبعض الصحابة ومالك وأكثر المدنيين: المدينة أفضل. وقال أهل مكة والكوفة والشافعيّ، وابن وهب وابن حبيب المالكيان: مكة أفضل.

قلت: ومما احتج به أصحابنا لتفضيل مكة حديث عبدالله بن عدي بن الحمراء رضي الله عنه أنه سمع النبيّ ﷺ وهو واقف على راحلته بمكة يقول «والله إنك لخير أرض الله وأحب أرض الله إلى الله. ولولا أني أخرجت منك ما خرجت» رواه الترمذيّ والنسائيّ. وقال الترمذيّ: هو حديث حسن صحيح. وهو في سنن ابن ماجة رقم ٣١٠٨. قال الإمام النوويّ: واعلم أن هذه الفضيلة مختصة بنفس مسجده ﷺ، الذي كان في زمانه، دون ما زيد فيه بعده. فينبغي أن يحرص المصلي على ذلك ويتفطن لما ذكرته.

﴿لَقَدْ مَنَّ ٱللَّهُ عَلَى ٱلْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ يَتْلُوا۟ عَلَيْهِمْ ءَايَٰتِهِۦ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ ٱلْكِتَٰبَ وَٱلْحِكْمَةَ وَإِن كَانُوا۟ مِن قَبْلُ لَفِى ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ (١٦٤)﴾ [٣/ آل عمران/ الآية ١٦٤].

صَحِيحُ مُسْلِمٍ

للإمام أبي الحُسين مُسْلِم بن الحجّاج القُشَيريّ النَّيسابوريّ

٢٠٦ - ٢٦١ هـ

لو أن أهل الحديث يكتبون، مائتي سنة، الحديث فمدارهم على هذا المسند

صنّفت هذا المسند الصحيح من ثلاثمائة ألف حديث مسموعة

مُسلم بن الحجاج

طبعة معتنى بها مرقمة

الأحاديث مع الفهارس

دار المغني

٥٠٦ ــ (٠٠٠) حدّثني مُحَمّدُ بْنُ رَافِعٍ و عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ (قَالَ عَبْدٌ: أَخْبَرَنَا. وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ: حَدّثَنَا عَبْدُ الرّزّاق). أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزّهْرِيّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ: **«صَلاَةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا، خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلاَةٍ فِي غَيْرِهِ مِنَ الْمَسَاجِدِ، إِلاّ الْمَسْجِدِ الْحَرَامَ».**

٥٠٧ ــ (٠٠٠) حدّثني إِسْحَـقُ بْنُ مَنْصُورٍ. حَدّثَنَا عِيسَى بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِمْصِيّ. حَدّثَنَا مُحَمّدُ بْنُ حَرْبٍ. حَدّثَنَا الزّبَيْدِيّ عَنِ الزّهْرِيّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرّحْمَـنِ، و أَبِي عَبْدِ اللّهِ الأَغَرّ مَوْلَى الْجُهَنِيّينَ (وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي هُرَيْرَةَ) أَنّهُمَا سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: صَلاَةٌ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللّهِ ﷺ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلاَةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ، إِلاّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ. فَإِنّ رَسُولَ اللّهِ ﷺ آخِرُ الأَنْبِيَاءِ، وَإِنّ مَسْجِدَهُ آخِرُ الْمَسَاجِدِ».

قَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَأَبُو عَبْدِ اللّهِ: لَمْ نَشُكّ أَنّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُولُ عَنْ حَدِيثِ رَسُولِ اللّهِ ﷺ. فَمَنَعَنَا ذَلِكَ أَنْ نَسْتَثْبِتَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ ذَلِكَ الْحَدِيثِ. حَتّىَ إِذَا تُوُفّيَ أَبُو هُرَيْرَةَ، تَذَاكَرْنَا ذَلِكَ. وَتَلاَوَمْنَا أَنْ لاَ نَكُونَ كَلّمْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ هَلْ رَفَعَهُ أَوْ سَمِعَهُ فِي ذَلِكَ حَتّى يُسْنِدَهُ إِلَى رَسُولِ اللّهِ ﷺ. إِنْ كَانَ سَمِعَهُ مِنْهُ. فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذَلِكَ، جَالَسَنَا عَبْدُ اللّهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ قَارِظٍ. فَذَكَرْنَا ذَلِكَ الْحَدِيثَ. وَالّذِي فَرّطْنَا فِيهِ مِنْ نَصّ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْهُ. فَقَالَ لَنَا عَبْدُ اللّهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَشْهَدُ أَنّي سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّـهِ ﷺ **«فَإِنّي آخِرُ الأَنْبِيَاءِ، وَإِنّ مَسْجِدَهِ آخِرُ الْمَسَاجِدِ».**

٥٠٨ ــ (٠٠٠) حدّثنا مُحَمّدُ بْنُ الْمُثَنّى وَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ. جَمِيعاً عَنِ الثّقَفِيّ. قَالَ ابْنُ الْمُثَنّى. حَدّثَنَا عَبْدُ الْوَهّابِ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ: سَأَلْتُ أَبَا صَالِحٍ: هَلْ سَمِعْتَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَذْكُرُ فَضْلَ الصّلاَةِ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللّهِ ﷺ؟ فَقَالَ: لاَ. وَلَـكِنْ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ قَارِظٍ أَنّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدّثُ أَنّ رَسُولَ اللّهِ ﷺ قَالَ: **«صَلاَةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلاَةٍ (أَوْ كَأَلْفِ صَلاَةٍ) فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ، إِلاّ أَنْ يَكُونَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ».**

(٠٠٠) ــ وَحَدّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ عُبَيْدُ اللّهِ بْنُ سَعِيدٍ وَ مُحَمّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالُوا: حَدّثَنَا يَحْيَىَ الْقَطانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهَـذَا الأَسْنَادِ.

صحيح مسلم

بشرح النووي

موافق للمعجم المفهرس لألفاظ الحديث

الجزء التاسع

مؤسسة قرطبة
طباعة . نشر . توزيع
ت : ٥٣٥٠٢٧

○ الطبـعة الثانيـة ○

١٤١٤ هـ - ١٩٩٤ م

٥٠٦ – (...) **حدّثني** مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ (قَالَ عَبْدٌ : أَخْبَرَنَا . وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ) . أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : « صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هٰذَا ، خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِي غَيْرِهِ مِنَ الْمَسَاجِدِ ، إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ » .

* * *

٥٠٧ – (...) **حدّثني** إِسْحَـٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ . حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِمْصِيُّ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ . حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَـٰنِ ، وَأَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْأَغَرِّ مَوْلَى الْجُهَنِيِّينَ (وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي هُرَيْرَةَ) أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ : صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ ، إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ . فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ . وَإِنَّ مَسْجِدَهُ آخِرُ الْمَسَاجِدِ .

قَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَأَبُو عَبْدِ اللّٰهِ : لَمْ نَشُكَّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُولُ عَنْ حَدِيثِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ . فَمَنَعَنَا ذٰلِكَ أَنْ نَسْتَثْبِتَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ ذٰلِكَ الْحَدِيثِ . حَتَّى إِذَا تُوُفِّيَ أَبُو هُرَيْرَةَ ، تَذَاكَرْنَا ذٰلِكَ . وَتَلَاوَمْنَا أَنْ لَا نَكُونَ كَلَّمْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ فِي ذٰلِكَ حَتَّى يُسْنِدَهُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ . إِنْ كَانَ سَمِعَهُ مِنْهُ . فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذٰلِكَ ، جَالَسَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ قَارِظٍ . فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ الْحَدِيثَ . وَالَّذِي فَرَّطْنَا فِيهِ مِنْ نَصِّ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْهُ . فَقَالَ لَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

إِبْرَاهِيمَ : أَشْهَدُ أَنِّى سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : « فَإِنِّى آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ ، وَإِنَّ مَسْجِدِى آخِرُ الْمَسَاجِدِ » .

* * *

٥٠٨ - (...) **حدّثنا** مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ أَبِى عُمَرَ . جَمِيعًا عَنِ الثَّقَفِىِّ . قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ : سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ : سَأَلْتُ أَبَا صَالِحٍ : هَلْ سَمِعْتَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَذْكُرُ فَضْلَ الصَّلَاةِ فِى مَسْجِدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ؟ فَقَالَ : لَا . وَلٰكِنْ أَخْبَرَنِى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ قَارِظٍ ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : « صَلَاةٌ فِى مَسْجِدِى هٰذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ (أَوْ كَأَلْفِ صَلَاةٍ) فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ ، إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ » .

* * *

(...) وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالُوا : حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ .

* * *

٥٠٩ - (١٣٩٥) **وحدّثنى** زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى . قَالَا : حَدَّثَنَا يَحْيَى (وَهُوَ الْقَطَّانُ) عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ . قَالَ : أَخْبَرَنِى نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ : « صَلَاةٌ فِى مَسْجِدِى هٰذَا ، أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ

ترجمان السنۃ

عربی - اردو

جلد چہارم

دورِ حاضر کی ضرورتوں کے مطابق جدید عنوانات اور قدیم مباحث کے ہمراہ

احادیثِ طیبہ کا جامع و مستند عظیم الشان مجموعہ

تالیف

زبدۃ المحدثین حضرت مولانا بدر عالم صاحب میرٹھی مہاجر مدنی قدس سرہٗ

استاذ الحدیث دارالعلوم دیوبند و رفیق ندوۃ المصنفین دہلی

ادارہ اسلامیات

انارکلی ۔ لاہور ۲

اِلَّا مِنْ نَفْسِیْ فَقَالَ لَا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ حَتّٰی اَکُوْنَ اِلَیْکَ مِنْ نَفْسِکَ فَقَالَ عُمَرُ فَاِنَّکَ الْاٰنَ وَاللّٰہِ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ نَفْسِیْ فَقَالَ الْاٰنَ یَا عُمَرُ (رواہ البخاری فی الایمان والنذور)

الرَّسُوْلُ الْاَعْظَمُ وَمَسْجِدُہٗ آخِرُ الْمَسَاجِد

۱۶۵۲۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اِبْرَاھِیْمَ بْنِ قَارِظٍ اَشْھَدُ اَنِّیْ سَمِعْتُ اَبَا ھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِنِّیْ اٰخِرُ الْاَنْبِیَاءِ وَمَسْجِدِیْ اٰخِرُ الْمَسَاجِدِ۔ (رواہ مسلم والنسائی ولفظہ خاتم الانبیاء وخاتم المساجد)

چیزوں سے زیادہ محبوب ہیں، آپؐ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے جب تک میں تمہارے نزدیک تمہاری جان سے بھی زیادہ عزیز نہ بن جاؤں، تم مومن نہیں ہو (آپ کے اس جملہ کے ساتھ حضرت عمرؓ کے دل کی کیفیت بدل گئی، چنانچہ انھوں نے کہا کہ بخدا اب آپ یقیناً اپنی جان سے بھی مجھے زیادہ عزیز ہیں، آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ سن کر فرمایا کہ اب اے عمرؓ تم سچے مومن ہو۔ اس حدیث کو بخاری نے کتاب الایمان والنذور میں نقل کیا ہے۔

مسجدِ نبوی کا مساجد انبیاء میں آخری ہونا

۱۶۵۲۔ عبداللہ بن ابراہیم بن قارظؓ کہتے ہیں، کہ اس کی میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت ابوہریرہؓ کو یہ فرماتے ہوئے میں نے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمام انبیاء کرام کے آخیر میں ہوں، اور میری مسجد بھی تمام مساجدِ انبیاء کے بعد ہے اور آخری ہے۔ اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا ہے اور نسائی نے بھی، مگر اس میں "آخر الانبیاء" کی جگہ "خاتم الانبیاء" اور "آخر المساجد" کی جگہ "خاتم المساجد" کا لفظ آیا ہے۔

نہیں لائے۔ حضرت عمرؓ صحابۂ کبار اور خلفائے راشدین میں ہیں، اس وقت ان کے دل میں جو کیفیت تھی بے کم وکاست انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھول کر رکھ دی آپ نے یہ سن کر اپنا جملہ پھر اس انداز میں فرمایا کہ وہ بجلی کی سی تیزی سے حضرت عمرؓ کے رگ وریشہ میں پیوست ہوگیا۔ در نگاہ نبوی نے سکنڈوں میں ان کی کائنات دل میں انقلاب برپا کر دیا، اور انھوں نے دفعۃً اپنے دل کی کیفیت بالکل بدلی ہوئی پائی۔ اور برملا اظہار کیا کہ یا رسول اللہ! اب آپ کی ذات مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز ہے اور اس طرح کہ اس میں ذرہ برابر شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہے اور یقیناً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ تصرف بھی ایک معجزہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے محبت عقلی کی طرف ان الفاظ میں اشارہ فرمایا ہے۔ لا تجد قوماً یؤمنون باللّٰہ والیوم الاخر یوادون من حاد اللّٰہ ورسولہ ولو کانوا آباءھم او ابناءھم او اخوانھم او عشیرتھم اولٰئک کتب فی قلوبھم الایمان (مجادلہ ع ۳)

۱۶۵۲۔ منشاء نبوی یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں آپ کے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں ہے، نبوت کا دروازہ آپ کے بعد بند ہو چکا ہے، مسجدیں جو کسی نبی کی طرف منسوب ہوتی ہیں، ان میں مسجد نبوی آخری مسجد ہے اب نہ کوئی نبی آئیگا ورنہ اسکی طرف منسوب ہو کر کوئی مسجد تعمیر ہوگی، چنانچہ دوسری حدیث میں صراحت ہے "مسجدی خاتم مساجد الانبیاء" یعنی میری مسجد انبیاء کی مسجدوں میں آخری مسجد ہے۔